شوہر ناراضی کی حالت میں فوت ہوجائے تو بیوی کو وراثت ملے گی یا نہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اِس بارے میں کہ بیوی شوہر کی بات نہیں مانتی تھی، شوہر کی نافرمانی کرتی تھی جس کی وجہ سے شوہر بیوی سے ناراض تھا اور شوہر کا اِسی حالت میں انتقال ہوگیا، پوچھنا یہ تھا کہ اگر شوہر بیوی سے ناراض ہو اور اِسی حالت میں انتقال کرجائے، تو کیا بیوی کو شوہر کی واثت سے حصہ ملے گا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بلاوجہِ شرعی شوہر کی بات نہ ماننا، شوہر کی نافرمانی کرنا جس کی وجہ سے شوہر ناراض ہو، یہ سخت ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، جس نے ایسا کیا ہے، اُس پر لازم ہے کہ وہ فوراً توبہ کرے، اللہ و رسول سے معافی مانگے، شوہر کے انتقال ہوجانے کی صورت میں اس کے لیے استغفار اور کثرت سے ایصال ثواب کرے۔

البتہ! محض شوہر کا ناراض ہوکر فوت ہونا، یہ عورت کے وراثت سے محروم ہونے کا سبب نہیں ہے، لہٰذا محض ناراض ہونے سے عورت وراثت سے محروم نہیں ہوئی کہ شوہر کی ناراضی کے باوجود بوقت وفات وہ اس کی زوجہ تھی اور زوجہ کو شوہر کی وراثت سے حصہ ملنے کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔ (البتہ! اگر کوئی اور معاملہ ہو تو اس کی تفصیل بتا کر پھر اس کے متعلق فتوی لیا جاسکتا ہے۔)

صحیح ابن خزیمہ میں ہے "عن جابر بن عبد اللہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاثۃ لا یقبل اللہ لھم صلاۃ و لا یصعد لھم حسنۃ:۔۔۔ و المرأۃ الساخط علیھا زوجھا حتی یرضی "ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالی قبول نہیں فرماتا اور ان کی کوئی نیکی اللہ پاک کی بارگاہ میں نہیں لے جائی جاتی (ان میں سے ایک) وہ عورت کہ جس کا شوہر اس سے ناراض ہو یہاں تک کہ راضی ہوجائے۔ (صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث 940، جلد 2، صفحہ 69، المکتب الإسلامی)

فیض القدیر میں اس حدیث پاک کے جملے "والمرأة الساخط عليها زوجها" کے تحت ہے "لموجب شرعي" یعنی: کسی موجبِ شرعی کی بنا پر شوہر بیوی سے ناراض ہو۔ (فیض القدیر، جلد3، صفحہ329، مطبوعہ: مصر)

سبل السلام للصنعانی میں اسی حدیث پاک کی شرح میں ہے "وإن كان هذا في سخطه مطلقا، ولو لعدم طاعتها في غير الجماع" ترجمہ: اگرچہ یہ ناراضی مطلقاً ہو، اگرچہ جماع کے علاوہ کسی اور معاملے میں نافرمانی کی وجہ سے ہو۔ (سبل السلام، جلد3، صفحہ210، دارالحدیث)

جس کی نافرمانی کی ہو، اس کی وفات کے بعد اس کے لیے دعا واستغفار کا فائدہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن العبد ليموت والداه أو أحدهما وإنه لهما لعاق فلا يزال يدعو لهما، ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا" کسی شخص کے والدین یا ان میں سے ایک اس حال میں فوت ہو جائیں کہ یہ شخص ان کا نافرمان ہو، پس وہ شخص وہ ان دونوں کے لیے دعا اور استغفار کرتا رہے یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اسے فرمانبردار لکھ دے گا۔ (شعب الایمان، جلد10، صفحہ299، حدیث7524، مطبوعہ: ہند)

وراثت کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍؕ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے عورتوں کے لئے چوتھائی حصہ ہے، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو وصیت تم کر جاؤ اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) (سورۃ النساء، پارہ04، آیت11)

وراثت کے اسباب کے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے "ويستحق الإرث بإحدى خصال ثلاث: بالنسب وهو القرابة، والسبب وهو الزوجية، والولاء" ترجمہ: تین چیزوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کی وجہ سے آدمی وراثت کا مستحق ہوتا ہے: (1) نسب، اور وہ قرابت ہے، (2) سبب، اور وہ زوجیت ہے، (3) ولاء۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الفرائض، ج6، ص447، دارالفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4355

تاریخ اجراء: 28 ربیع الآخر 1447ھ/22 اکتوبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net